سلسلہ تبلیغ نمبر

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل و مسائل

رمضان المبارک

مع

التحقیق فی رکعات التراویح

مرتبہ: حافظ عبد الغنی

مدیر کلیۃ القرآن والحدیث اسحاق آباد

[illegible] پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*   توجہ فرمائیں   *

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب۔۔۔

* عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
* مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ[UPLOAD] کی جاتی ہیں۔
* متعلقہ ناشرین کی تحریری اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
* دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرو اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

**   تنبیہ   **

** کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب کسی بھی الیکٹرانک کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
** ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

نشرواشاعت اور کتب کے استعمال سے متعلق کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں :

ٹیم کتاب و سنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دولت کے پجاری کا انجام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (ایک بڑے دولت مند مگر کنجوس) آدمی کو پکڑ کر بکری کے بچے کی طرح گھسیٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے آدم کے بیٹے !میں نے تجھے دولت، عزت، شہرت اور بے شمار انعامات سے نوازا تھا تو نے انہیں کہاں خرچ کیا؟ انسان عرض کرے گا اے میرے رب! میں تو دولت جمع کرکے بڑھاتا رہا اور مرتے وقت کئی گنا بڑھا چڑھا کر پیچھے چھوڑ آیا ہوں اگر مجھے ایک بار دنیا میں واپس جانے دیا جائے تو وہ ساری دولت تیرے نام پر نچھاور کرکے آؤں؟ مگر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھے تو وہ مال دکھا جو تو اپنی زندگی میں میرے نام پر دے آیا ہے؟ انسان دوبارہ عرض کرے گا کہ میں پہلے تو تیرے نام پر کچھ بھی دے کر نہیں آیا اگر ایک بار پھر دنیا میں بھیجے تو ساری دولت تیرے نام پر خرچ کرکے آجاؤں گا آخر کار جب دنیا کا پجاری اور کنجوس اپنے ہاتھ سے اللہ کے نام پر خرچ کیا ہوا کچھ بھی نہ دکھا سکے گا تو اس کو اٹھا کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ (مشکوۃ کتاب الرقاق ص ۴۴۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزہ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے جو ہر عاقل، بالغ تندرست مقیم مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (سورۃ البقرۃ) ترجمہ: اے ایمان والو! روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا۔

"رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ" (ترمذی) ذلیل و خوار ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا لیکن اس نے (روزے رکھ کر اور توبہ استغفار کر کے) اپنے گناہ نہیں بخشوائے اور پورا رمضان شریف یونہی گذر گیا۔

(۳) ایک مرتبہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۷)"

ترجمہ: جس شخص نے بغیر کسی شرعی عذر اور مرض کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا بعد میں اس کے بدلے اگر ساری زندگی بھی روزے رکھے تو ثواب میں اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔

(۴) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِي رَمَضَانَ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ تَكُونَ السَّنَةُ كُلُّهَا رَمَضَانَ" (ترغیب و بیہقی) ترجمہ: اگر اللہ کے بندے رمضان شریف کی فضیلت معلوم کر لیتے تو میری امت سارا سال رمضان شریف کی خواہش مند ہوتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں۔
قَوَاعِدُ الدِّیْنِ ثَلٰثَۃٌ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالصَّوْمُ رَمَضَانَ مَنْ تَرَکَ وَاحِدَۃً مِّنْھُنَّ فَھُوَ کَافِرٌ (کتاب الجامع)

ترجمہ: اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے یعنی (۱) توحید و رسالت (۲) نماز (۳) رمضان المبارک کے روزے اگر کسی نے جان بوجھ کر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دیا تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اس لیے تمام مسلمان مرد و خواتین اس مقدس مہینے کو غنیمت سمجھ کر اس کے روزے رکھیں اور اس کا احترام کریں۔ کیا معلوم کہ یہ رمضان شریف آپ کی زندگی کا آخری رمضان ہو کیونکہ ست آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں، سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

روزہ رکھنے کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ ترجمہ! جو آدمی ایمان کی حالت میں اور ثواب سمجھ کر رمضان المبارک کے روزے رکھے یا لیلۃ القدر والی رات عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

روزے کا احترام

روزے دار کا بدکلامی، گالیاں دینے اور کسی کی غیبت سے پرہیز کرنا از حد ضروری ہے کیونکہ جب وہ رضائے الٰہی کے لیے صبح سے شام تک رزقِ حلال کھانے سے پرہیز کرتا ہے اور حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کرتا ہے تو جو چیز پہلے ہی ناجائز و حرام ہیں وہ روزے کی حالت میں کیسے جائز ہو سکتی ہیں؟ روزے کی حالت میں فحش کلامی اور بدزبانی کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت منع فرمایا ہے۔ آپ کا ارشادِ گرامی ہے۔
"مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ" (بخاری ومسلم) ترجمہ! جس آدمی نے جھوٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فحش گوئی سے اجتناب نہیں کیا تو اس کا کھانا پینا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کام کا نہیں ہے۔

افطاری میں جلدی کرنی چاہیئے۔ آفتاب کے غروب ہونے کے بعد روزہ کھولنے کا وقت ہے اس لیے روزہ کھولنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جب تک لوگ افطاری کرنے میں جلدی کریں گے ان کا دین ہمیشہ غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ افطاری میں تاخیر کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے وہ بندے زیادہ پیارے ہیں جو افطاری کرنے میں جلدی کرتے ہیں (ترمذی)

(۲) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مشرق کی طرف رات کے آثار نمودار ہو جائیں اور مغرب کی طرف آفتاب غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

روزہ افطار کرنے کی دعا "اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ" (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری رضا کے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کرتا ہوں۔

(۲) جب روزہ افطار کر لیں تو پھر یہ دعا پڑھیں۔

"ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ"

ترجمہ: پیاس بجھ گئی۔ رگیں تر ہو گئیں انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا (ابوداؤد)

روزہ افطار کرانے کا ثواب کسی دوسرے روزہ دار کا روزہ کھلوانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ عزیز و اقارب کے روزہ افطار کرانے کے ساتھ ساتھ فقراء و مساکین اور بیوہ عورتوں کے یہاں اور مساجد میں بھی افطاری بھیج کر ثواب اخروی میں سبقت کرنی چاہیئے نبی پاکؐ کا ارشاد ہے جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا اس کے بدلے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اس کو دوزخ سے آزاد کر دیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کو روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب بھی ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب اس قدر طاقت نہیں رکھتے کہ روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا سکیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر کوئی غریب آدمی خلوص نیت کے ساتھ ایک گھونٹ دودھ، لسی یا کھجور کا ایک دانہ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سادہ پانی کا صرف ایک گھونٹ ہی پلا دے تو اس کو بھی اس کا ثواب ہوگا (مشکوۃ)

سبحان اللہ ملاحظہ فرمایا آپ نے روزہ افطار کرانے کا ثواب کس قدر ہے۔

وہ کام جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱) جان بوجھ کر کھانا پینا۔ (۲) حیض و نفاس کا آنا۔ (۳) جماع کرنا (۴) جان بوجھ کر قے کرنا (۵) پان بیڑی اور حقہ پینا (۶) حقنہ کرانا

وہ کام جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(۱) مسواک کرنا (۲) سرمہ تیل خوشبو لگانا بشرطیکہ قوت کا کام دے

بہتر یہ ہے کہ اگر روزے کے دوران سخت بیمار ہو جائے تو روزہ توڑ کر اپنا علاج کرایا جائے بعد میں اس کی قضا دے۔ (۴) دن کے وقت احتلام کا ہو جانا۔ (۵) خود بخود قے آنا (۶) مکھی کا حلق میں چلا جانا (۷) بھول چوک کر کھا پی لینا

روزہ توڑنے کا کفارہ

جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں (۱) غلام آزاد کیا جائے۔ (۲) ساٹھ دن تک مسلسل روزے رکھے جائیں (۳) ساٹھ مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ یعنی اپنی حیثیت کے مطابق ایک دن کے خرچ کے حساب سے مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا نقد رقم دی جائے۔

کن پر روزہ فرض نہیں

بیمار، مسافر، حاملہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی) اگر روزہ رکھنے میں دقت محسوس کریں تو روزہ نہ رکھیں، البتہ بیمار تندرست ہو کر، مسافر گھر واپس آ کر، حاملہ وضع حمل کے بعد اور دودھ پلانے والی دودھ چھڑانے کے بعد چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا ضرور کریں۔ اسی طرح وہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ کمزوری کی وجہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو وہ ایک روزہ سے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ (بخاری)

اعتکاف کے مسائل اور ثواب

اعتکاف کے لغوی معنی ٹھہرنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں دُنیا کے کاروبار چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے وصال والے سال آپؐ نے دس دن کی بجائے بیس دن کا اعتکاف فرمایا (بخاری ومسلم)

اعتکاف میں کثرت نوافل، تلاوتِ قرآن مجید ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہنا چاہیئے۔ اعتکاف کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے جس نے دس دن اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ملے گا (بیہقی) اعتکاف کرنے والا بغیر کسی مجبوری کے مسجد سے باہر نہ نکلے البتہ قضائے حاجت اور نمازِ جمعہ کے لیے نکلنا جائز ہے۔ مرد کی طرح عورت بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔ معتکف ۲۱، رمضان المبارک کو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو اور چاند دیکھ کر باہر نکلے۔

التحقیق فی رکعات تراویح

تراویح۔ ترویحہ کی جمع ہے جس کے معنی آرام کرنا، سستانا آتا ہے رات کو بعد نماز عشاء صبح صادق سے پہلے جو نفلی نماز پڑھی جاتی ہے اس کو ابتدائے اسلام میں قیام اللیل، تہجد اور رمضان المبارک کی نسبت سے قیام رمضان بھی کہا جاتا تھا کتبِ احادیث میں اسی نام سے اس کے باب شہ سرخیوں سے موجود ہیں اور تراویح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے خود صرف تین راتیں ہی پڑھائیں۔ بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکاری طور پہ اس کی جماعت کا اہتمام فرمایا۔ تراویح میں چونکہ لمبی قرأت کی وجہ سے طویل قیام کرنا پڑتا تھا۔ (قاری ایک رکعت میں دو سو آیتیں یا آٹھ رکعات میں پوری سورۃ البقرہ پڑھتا تھا۔ مشکوۃ صـ۱۱۵) تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر طویل قیام کی وجہ سے صحابہ کرامؓ چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر کے لیے آرام کر لیتے تو یوں اس نفلی عبادت کا نام قیام رمضان سے تراویح پڑ گیا۔
(سنن بیہقی ج ۲ ص ۴۹۷)

تراویح پڑھنے کا ثواب

۱۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ۔ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان المبارک میں تراویح ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے پڑھیں یا ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کی تمام رات عبادت کی تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم) ۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز انسان کو اس کے دو نیک عمل جہنم میں جانے سے بچائیں گے۔ ۱۔ روزہ ۲۔ قرآن مجید۔ روزہ کہے گا اے اللہ یہ بندہ میری خاطر دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے رکا رہا اور قرآن مجید کہے گا اے اللہ! یہ بندہ روزہ کے سبب کمزور ہونے کے باوجود رات کو تراویح میں مجھے پڑھتا اور سنتا رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے روزہ اور قرآن مجید کی سفارش پر جہنم سے آزاد فرمائیں گے۔
(مشکوۃ ص ۱۷۳) ۳۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تراویح با جماعت ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تمام رات عبادت کے برابر ثواب عطا فرمائیں گے۔
(ابن ماجہ باب قیام شہر رمضان)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون رکعاتِ تراویح آٹھ ہیں یا بیس

آٹھ اور بیس تراویح کا مسئلہ ہمارے ملک میں خوامخواہ کی بحث اور اُلجھاؤ کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے کی اشد ضرورت ہے تاکہ حقیقت سب پہ واضح ہو جائے اس سلسلہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں ہمیں تمام اختلافی امور اور تنازعات میں ایک سنہری اصول بتایا ہے "فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ" سورۃ النسآء آیت ۵۹ ترجمہ: اگر کسی معاملے میں تمہارے درمیان اختلافات پیدا ہو جائیں تو (اس کا حل صرف یہ ہے کہ) اسے کتاب اللہ اور سنتِ رسول کی طرف لٹاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پہ یقین رکھتے ہو تو۔ لہذا ہم بھی سب سے پہلے یہ مسئلہ حدیث شریف میں دیکھتے ہیں پھر حضرت عمر فاروقؓ کے سرکاری حکم کا جائزہ لیں گے اور اس کے بعد اس کی تائید میں مزید چند مستند علماء احنافؒ کے اقوال بھی پیش کریں گے کیونکہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ ؎ اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن۔ پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو صدقِ دل سے کتاب و سنت پہ عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین اور قیامت کے روز حاملین کتاب و سنت کے گروہ سے اُٹھائے۔ ثم آمین۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ترجمہ: اس پہ بھی اگر یہ لوگ نہ مانیں تو کہہ دے مجھے تو بس اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عظیم عرش کا مالک ہے۔ (۱۲۹ سورۃ توبہ)

رکعات تراویح کا احادیث سے ثبوت

پہلی دلیل: عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن انہ سأل عائشۃؓ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدیٰ عشرۃ رکعۃ.... الخ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد یا تراویح میں کتنی رکعات پڑھتے تھے تو اماں عائشہؓ نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات ہی پڑھتے تھے، آپؐ پہلے چار رکعت پڑھتے اس کے بعد چار رکعت پڑھتے اس کے بعد تین رکعات پڑھتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۴ و صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۴)

دوسری دلیل رمضان المبارک میں ایک بار حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ رات میرے ساتھ عجیب واقعہ پیش آیا مجھے میرے گھر کی خواتین نے کہا ہم زیادہ قرآن تلاوت نہیں کر سکتیں لہذا آج رات آپ ہی ہمیں تراویح میں قرآن مجید سنائیں چنانچہ میں نے انہیں آٹھ رکعات تراویح اور وتر پڑھائے (یعنی گیا ہیں نے پوری تراویح پڑھائیں) تو آپؐ نے تمام واقعہ سن کر خاموشی اختیار کی، یہ رضامندی کی علامت ہے۔ (قیام اللیل امام مروزی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل عن جابرؓ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعات ثم اوتر (الحدیث)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رمضان المبارک میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات تراویح اور اس کے بعد وتر پڑھائے (ابن حبان بن خزیمہ) یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے اور کسی محدث نے اس حدیث کو ضعیف نہیں لکھا۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۶۳۵)

تراویح کے بارے میں حضرت عمرؓ کا سرکاری حکم کیا تھا۔ عن السائب بن یزید انه

قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب وتمیم الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ (الموطا امام مالک)

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابیؓ بن کعب اور تمیمؓ داری کو حکم دیا کہ وہ دونوں لوگوں کو گیارہ رکعت تراویح پڑھائیں اس سے مراد آٹھ رکعت تراویح اور تین وتر ہیں۔ البتہ حضرت عمر کی طرف بیس رکعات تراویح والی جو روایت منسوب کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک راوی یزید بن رومان ہے جس نے حضرت عمر کا زمانہ تک نہیں دیکھا! اس کے شاہد خود حنفی علماء کرام بھی ہیں۔ چنانچہ علامہ عینیؒ حنفی و علامہ زیلعی حنفیؒ اپنی کتاب عمدۃ القاری اور نصب الرایہ میں فرماتے ہیں یزید ابن رومان لم یدرک عمرؓ یعنی یزید بن رومان نے حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ نہیں دیکھا اور جن لوگوں نے حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ دیکھا وہ کہتے ہیں کہ جناب امیر المومنین نے گیارہ رکعت کا ہی حکم صادر فرمایا جیساکہ سائب بن یزید کی روایت پہلے گزر چکی ہے۔ اس لیے امام مالک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کرتے تھے "والذی اخذ به نفسی فی قیام شهر رمضان الذی جمع عمر علیه الناس احدیٰ عشرة رکعة بالوتر وهی صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم." (کتاب الحوادث والبدع علیہ ۵۶)

ترجمہ: تراویح کے بارے میں میں نے اپنے لیے وہی راستہ اختیار کیا جس کا حضرت عمرؓ نے حکم دیا تھا یعنی گیارہ رکعت تراویح اور تین وتر۔ یہی طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے فیصلے کے خلاف کسی نے آواز نہیں اٹھائی ورنہ اجلہ صحابہؓ اور تابعین موجود تھے۔ کوئی تو کہتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بیس رکعت ہیں آپ آٹھ کا حکم فرما رہے ہیں؟ تو معلوم ہوا کہ آٹھ رکعات پہ تمام صحابہؓ کا اجماع تھا۔ باقی حنفی لوگ سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶ کی جو حدیث پیش کرتے ہیں" کہ کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة" یعنی لوگ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیس رکعات پڑھتے تھے یہ روایت بھی ضعیف ہے اس کے علاوہ اس سے یہ بات بھی ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ اصل چیز یہی ہے دیکھنے کی کہ آپؓ نے خود کتنی رکعات پڑھانے کا حکم فرمایا اور جس کام کا آپؓ نے حکم نہیں دیا اس کو ان کی طرف منسوب کرنا سینہ زوری نہیں تو اور کیا ہے۔

رکعات تراویح کی صحیح تعداد علمائے احناف کی نظر میں

امام محمدؒ امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں سے ایک اہم شاگرد شمار کیے جاتے ہیں اور حنفی مسلک کا زیادہ تر دارومدار بھی امام محمدؒ کی تصانیف پہ ہے۔ ان کی مشہور تصنیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موطا امام محمدؒ ہے اور احناف میں اسے خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ امام محمدؒ اپنی اسی کتاب میں ایک باب یوں قائم کرتے ہیں "باب قیام شہر رمضان" صد ۱۳۸۔ باب کے حاشیہ پر مولانا عبدالحئیؒ لکھنوی حنفیؒ نے لکھا ہے کہ قیام شہر رمضان سے مراد تراویح ہے۔ امام محمدؒ اس باب میں بخاری شریف جلد ۱ صد ۱۵۴ والی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے لائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ تراویح نہیں پڑھتے تھے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ وبھذا کلہ ناخذ" یعنی ہم بھی اس کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک گیارہ رکعت تراویح مع وتر ہی سنت نبوی ہے اور وبھذا کلہ ناخذ" سے صاف واضح ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے کیونکہ امام ابوحنیفہؒ سے بھی بیس رکعات تراویح صحیح سند کے ساتھ قطعاً ثابت نہیں۔ ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین ط

علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ اپنی مشہور تصنیف عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۷ ص ۱۷۷ طبع منیریہ میں رقمطراز ہیں "فان قلت لم یتبین فی الروایات المذکورۃ عدد الصلوٰۃ التی صلاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تلک اللیالی قلت روی ابن خزیمۃ وابن حبان من حدیث جابر رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعت ثم اوتر۔ ترجمہ۔ اگر تو دعوی کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین راتوں میں جماعت سے تراویح پڑھایا ان میں یہ واضح نہیں ہوتا کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھائی تھیں تو میں کہوں گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خزیمہؒ اور ابن حبان میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان راتوں میں آٹھ رکعات ہی پڑھائی تھیں اس کے بعد وتر پڑھائے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں "واما العدد فروی ابن حبان وغیرہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم فی تلک اللیالی ثمان رکعت وثلاث رکعات وترا۔ ترجمہ: سوال کہ رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین راتوں میں تراویح پڑھائی تھیں ان کی تعداد کتنی تھی؟ تو اس سلسلہ میں ابن حبان وغیرہ میں ہے کہ آپؐ کی تراویح آٹھ رکعات تھیں۔ (عمدۃ الرعایۃ ج ۱ ص ۲۰۷) اور تعلیق الممجد ص ۱۳۸ پہ علامہ عبدالحیؒ لکھنوی آٹھ رکعات تراویح والی حدیث لکھنے کے بعد فرماتے ہیں "وھذا اصحّ الحدیث" یعنی یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

شیخ عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں "والصحیح ما روتہ عائشۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی احدی عشرۃ رکعۃ کما ھو عادتہ فی قیام اللیل" (ما ثبت بالسنۃ ص ۲۹۲) یعنی صحیح بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح گیارہ رکعات ہی تھیں جیسا کہ دوسری عام راتوں میں آپ کی عادت شریفہ ہوتی تھی، اسی طرح شیخ عبدالحق دہلوی اپنی ایک دوسری کتاب مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۹۵ پہ لکھتے ہیں "تحقیق آنست کہ صلوۃ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) در رمضان ہماں نماز معتاد او بود و یازدہ رکعات کہ دائم تہجد می گذارد، چنانکہ معلوم گردد۔ یعنی تحقیق شدہ بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں گیارہ رکعات ہی تراویح پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ آپؐ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عادت مبارکہ تھی۔ دوسری عام راتوں میں تہجد کے وقت بھی گیارہ رکعات ہی پڑھا کرتے تھے۔

دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کشمیری کا اعلانِ حق

مکتبہ دیوبند کی مسلمہ شخصیت اور دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری دیوبندی ڈنکے کی چوٹ پہ اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات ہی تھیں اور بیس رکعات والی روایت بالاتفاق ضعیف ہے چنانچہ ان کی اصل عبارت اور ان کا ترجمہ حسبِ ذیل ہے۔

"ولا مناص من تسليم ان التراويح عليه السلام كانت ثمانية ركعات ولم يثبت فى رواية من الرواية انه عليه السلام صلى التراويح والتهجد علحدة فى رمضان- واما عشرون فهو عنه عليه السلام بسند ضعيف وضعفه اتفاق" العرف الشذى ص۳۰۹ ، بعض طبع میں ص۳۰۲)

ترجمہ: اس بات کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات ہی تھیں اور کسی روایت میں قطعاً یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے تراویح و تہجد الگ الگ پڑھی ہوں۔ آگے لکھتے ہیں "صحیح بات یہ ہے کہ آپ کی نمازِ تراویح صرف آٹھ رکعات ہی تھیں اور بیس رکعات والی روایت ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے پہ سب کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ بخاری شریف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تراویح کے بارے میں ایک وضاحت

بعض لوگ کہتے ہیں ہم بیس رکعات تراویح اس لئے پڑھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی بیس رکعات ہی پڑھائی جاتی ہیں اگر تراویح بیس رکعات سنت نہ ہوتیں تو حرمین شریفین میں کبھی نہ پڑھائی جاتیں وغیرہ وغیرہ۔

جواب۔ اصل بات یہ ہے کہ آل سعودؒ سے پہلے ترکی دور میں حجاز مقدس میں شرک وبدعت کا دور دورہ تھا حتی کہ بیت اللہ شریف میں چار مصلے چاروں اماموں کے نام پر الگ الگ بنے ہوئے تھے ہر فرقہ دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھتا تھا۔ صحابہ کرامؓ کی قبروں پر چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ شاہ عبدالعزیزؒ بن سعود نے حجاز شریف پر قبضہ کرتے ہی تمام شرکیہ اور بدعیہ امور ختم کردیئے البتہ مباح چیزیں علیٰ حالہ رہنے دیں جن میں سے ایک تراویح کا مسئلہ بھی تھا چونکہ تراویح ایک نفلی عبادت ہے جو حسب توفیق جس قدر کوئی عبادت کرسکتا ہے کرے اس کی کوئی حد بندی نہیں البتہ مسنون تراویح صرف آٹھ رکعات ہی ہیں جیسا کے اوپر دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور یہی فیصلہ ملک سعودی عرب کے علماء کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب میں حرمین شریفین کے علاوہ دوسری مساجد میں آج بھی آٹھ رکعات ہی تراویح پڑھائی جاتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ

اگر ہمارے حنفی بھائی بیس رکعات تراویح کے مسئلہ پر حرمین شریفین کی تراویح بطور دلیل پیش کرتے ہیں تو ہمیں ان کی یہ دلیل بھی منظور ہے اھلا وسھلا مرحبا لیکن ایک شرط پر وہ یہ ہے کہ جس طرح وہ حرمین شریفین میں تراویح دیکھ کر بیس رکعات تراویح پڑھ رہے ہیں اسی طرح انہیں چاہئے کہ آئندہ وہ قرأت فاتحہ، خلف الامام، رفع الیدین اور آمین بالجہر کے مسائل پر بھی عمل کریں کیونکہ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی کے آئمہ کرام ان مسائل کا ہی قائل اور فاعل ہیں اسی طرح آئندہ ہمارے بھائی نماز وتر بھی حرمین شریفین کی طرح دو رکعات الگ اور ایک رکعات الگ پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر وتروں میں دعائے قنوت پڑھا کریں ہمیں یقین ہے کہ اگر ہمارے حنفی بھائی حرمین شریفین کے آئمہ کے طریقہ کے مطابق نمازیں ادا کریں تو ملک میں مذہبی کشیدگی بہت حد تک ختم ہوسکتی ہے۔ آیئے صدق نیت سے بسم اللہ کیجئے (حنفی بھائیو قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔)

(اللھم ارنا الحق حقاً وارنا الباطل باطلا آمین)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارہ کے بارے میں جید علماء کرام کے تاثرات

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
اما بعد فلقد حضرت مرية اسحاق آباد في مجموعة من الاخوان وشاهدت كلية القرآن والحديث التابع للشيخ الحافظ عبدالغني حفظه الله تعالى، والكائن في مرية اسحاق آباد بمحافظة ديره غازيخان. فوجدت ان هنالك طلاب لا يقل عددهم عن خمسة وسبعين طالبا ما بين المقيم والمحلي ووجدت نشاط المدرسة على احسن ما يرام، وللشيخ عبدالغني واعوانه نشاط ملموس في مجال الدعوة كذلك الا انه يحتاج الى دعم مادي بحيث ان المدرسة لازالت تحت البناء وتحتاج إلى توسعة كذلك.
فالرجاء من الاخوة الميسورين المنفقين في سبيل الله الاعتناء التام بهذه المدرسة حتى يتمكن الاخوة من استكمال البناء وتشغيل المشروع
والله الموفق والمعين.

اخوكم في الله
وكتبه
حافظ عبدالرحمن عبدالله
مدير ادارة المدارس الدعوة الباكستانية
مركز الدعوة والارشاد لاهور
۱۴۱۵/۱۱/۲۷ھ

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرحمن مکی مرکز الدعوۃ الارشاد لاہور سے تاثرات

الشیخ حافظ عبدالغنی حفظہ اللہ کے ادارہ کلیۃ القرآن والحدیث اسحاق آباد میں حاضر ہوا جہاں پچھتر سے زائد مقامی اور بیرونی طلباء زیر تعلیم تھے۔ مدرسہ کی اعلیٰ کارکردگی دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی نیز الشیخ عبدالغنی اور ان کے معاونین درس و تدریس کے علاوہ دعوت و تبلیغ کا کام بھی بڑھ چڑھ کر کر رہے ہیں۔ ان کو مالی تعاون کی اشد ضرورت ہے کیونکہ ان کا مدرسہ زیر تعمیر ہے اور یہ اپنے ادارہ کو توسیع بھی دینا چاہتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں سے میری اپیل ہے کہ وہ اس ادارہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

جام پور : 18 ۲۲

Idara Tabligh Jamiat Ahl-Hadees Jampur.	ادارہ تبلیغ جمعیت اہلحدیث جام پور
Distt. Rajanpur (Pakistan)	ضلع راجن پور پاکستان

Ref. No. Dated ۱۹۹۳/۸/۸ء

لمن يهمه الأمر

ان الحمد لله والصلاة والسلام على من لا نبي بعده :

نفيد ادارة جمعية أهل الحديث المركزية باكستان بأن السيد/ حافظ عبد الغني بن غلام حسن جامپور

مدير كلية القرآن والحديث ، وأمين العام لجمعية أهل الحديث بمديرية ديره غازيخان

وله عزم صادق لانشاء المسجد الجامع ومدرسة كبيرة علما أنه مقيم في منطقة فقيرة جدا

أهلها أناس فقراء لا يقدرون انشاء المسجد وعمارة المدرسة وهو قد اشترى

لهذا القصد النبيل قطعة الأرض ولكن وهي لا تكفي لسعر وما تم النقدة ۔

ولذا نلتمس من جميع المحسنين أن يمدوا له يد التعاون والمالي بكل الوسائل الموجودة

لديكم ۔

والله لا يضيع أجر من أحسن عملا ۔

وصل اللهم وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه

محمد ساجد میر

محمد بن يحيى على صحة

المذكور

(...)

الرئيس العام لجمعية أهل الحديث المركزية باكستان

جمعیت اہلحدیث المرکزیہ

راجن پور (پنجاب) پاکستان

أمير جمعية أهل الحديث المركزية

بمديرية راجن پور

جناب پروفیسر علامہ ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

(کے تاثرات)

محترم حافظ عبد الغنی بن غلام حسن مدیر کلیۃ القرآن والحدیث ڈیرہ غازیخان خلوص نیت کے ساتھ دینی تعلیم کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ ادارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں یہ پسماندہ اور غریب علاقہ میں کام کر رہے ہیں یہاں کے لوگ تنگدستی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جو مدرسہ کے اخراجات اٹھانے سے قاصر ہیں۔ حافظ عبد الغنی ادارہ کی توسیع کے لیئے زمین بھی خرید نا چاہتے ہیں۔ میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ بھرپور مالی تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی نیک عمل کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارہ کی چند اہم مطبوعات

1-اصلاح عقیدہ توحید -2- کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟ (فور کلر کلینڈر) -3- غیر اللہ کی نذر و نیاز حرام اور شرک ہے -4-وسیلہ کی حقیقت قرآن وسنت کی روشنی میں -5- کیا نبیؐ ، ولی اور شہید حاضر ناظر ہیں؟ -6- شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا عقیدہ اور مسلک -7- میں نے قبر پرستی سے کیسے توبہ کی؟ (صرف کتاب) -8- بے نماز مسلمان کا عبرتناک انجام -9- پیارے نبیؐ کی پیاری نماز (پاکٹ سائز) -10- حُرمت تقلید قرآن وسنت اور آئمہ اربعہ کی نظر میں - 11 - قرات فاتحہ خلف الامام -12- اثبات رفع الیدین -13- آمین بالجہر -14- جماعت میں سینہ پر ہاتھ باندھنے اور پاؤں سے پاؤں ملانے کا ثبوت -15 التحقیق فی رکعات تراویح -16- اطاعت نبیؐ ضروری ہے یا جشن میلاد؟ 17- اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنا ناجائز اور بدعت ہے -18- ماتم اور عزاداری کی شرعی حیثیت -19- رجبی کونڈوں کی حقیقت - 20 - معاشرہ کی چندہ مہلک خرابیاں اور ان کا علاج -21- فضائل و مسائل رمضان المبارک -22- عیدالفطر اور فطرانہ کے ضروری مسائل -23- فضائل ومسائل قربانی -24- شب برات کی حقیقت۔

یہ تمام لٹریچر، پمفلٹ اور اشتہار کی صورت میں دستیاب ہے۔ان میں سے آپ کوئی اشتہار یا پمفلٹ پڑھنا چاہتے ہیں یا کسی کو پڑھانا چاہتے ہیں تو ڈاک خرچ اور اشاعت فنڈ کے لئے فی کس کے حساب سے -/20 روپے نقد یا ڈاک ٹکٹیں بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ مکمل سیٹ بمع ڈاک خرچ -/300 روپے بھیج کر طلب کیجئے۔

الداعی الی الخیر۔ **حافظ عبدالغنی آلِ حسن**

پوسٹ بکس نمبر 45 ڈیرہ غازی خان پاکستان فون 46660-0641

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہداف کلیۃ القرآن والحدیث اسحاق آباد

مسلمانوں کو جاہلانہ رسومات وعقائد اور مشرکانہ بدعات و خرافات کے ظلمات اور اندھیروں سے نکال کر کتاب و سُنت کے مطابق شاہراہِ توحید باری تعالیٰ پہ چلانا اور اللہ کے برگزیدہ پیغمبر امام الانبیاء خطیب روزِ جزا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو مُلک کے کونے کونے شہر دیہات دُکان مکان دفتر امیر غریب سول اور ملازمین تک پہنچانا ہمارا نصب العین ہے۔ اس غرض کے لیے اب تک ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات اور پمفلٹ ہزاروں روپے خرچ کر کے مفت تقسیم کیے گئے جن سے لاکھوں افراد مستفید ہو کر شرک و بدعت سے تائب ہو کر اپنے عقیدہ وعمل کی اصلاح کر چکے ہیں۔

یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور پھر آپ جیسے مخلص دین دار اور قرآن وسُنت سے محبت رکھنے والے بہن بھائیوں کے تعاون سے ہی ممکن ہوا ہے۔ آیئے اس رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں بھی (جس میں دوسرے دنوں کے مقابلے میں ستر فیصد ثواب زیادہ ہوتا ہے) اپنی زکوٰۃ وصدقات اور عام خیرات ادارہ تبلیغ کے اکاونٹ میں جمع کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ فی الدارین وبارک اللہ فیکم آمین

الداعی الی الخیر: عبدالغنی آلِ حسن خادم کلیۃ القرآن والحدیث
پوسٹ بکس 45 اِسحاق آباد، چوک چورہٹہ ڈیرہ غازیخان
فون نمبر: 0641-466650

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ